علی محمد حنیف السلفی

نمازی آدمی کے سامنے سے گزرنے کا حکم

مسلمان آدمی نماز جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی کے لیے جب بارگاہ ایزدی میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے خالق، پروردگار سے مناجات اور سرگوشی کرنے میں مصروف ہوجاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ندا، و پکار اور ہم کلام ہونے کی کیفیت اختیار کرتا ہے جیسے اللہ رب العزت نے فرمایا: "وقوموا للہ قانتین" کہ تمہیں چاہیے کہ اللہ کے سامنے نہایت پُرسکون اور حالتِ اطمینان کے ساتھ قیام کرو۔ اور ربوبیت خداوندی کے تصور کے سوا ہر قسم کے خیالات و افکار سے مکمل طور پر بُعد و اجتناب اختیار کیا جائے۔

مگر نہایت افسوس اور حسرت سے کہنا بے جا نہ ہوگا جیسے کہ روزمرہ مساجد میں مشاہدہ بھی کرتے ہیں کہ بے شمار احباب باوجودیکہ وہ ہمیشہ سے نمازی ہیں اور مسائل نماز سے بھی پوری طرح واقف ہوتے ہیں نمازی آدمی کے آگے سے گزرنے سے ایسی غفلت اور بے اعتنائی کا مظاہرہ کرتے ہیں جیسے انھوں نے یہ مسئلہ کبھی سنا ہی نہیں۔ بلکہ بعض اوقات پڑھے لکھے اور اہل علم حضرات سے بھی ایسی غلطی سہو و عجلت میں سرزد ہوجاتی ہے حالانکہ نمازی کے آگے سے گزرنے کا مسئلہ اس قدر اہم ہے کہ اس سے غفلت اور بے اعتنائی برتنے والوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے سخت الفاظ میں وعید فرمائی ہے۔ جیسے کہ مندرجہ ذیل حدیث سے ثابت ہے۔

حدیث:۔ عن أبی جہم بن الصمّۃ الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ من الإثم لکان أن یقف خریفًا خیرًا لہ من أن یمرّ بین یدی المصلی

ترجمہ ابوجہیم عبداللہ بن الصمۃ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ آگے گزرنے کی وجہ سے اس پر اس قدر گناہ ہے تو وہ نمازی کے آگے گزرنے کی نسبت چالیس خریف تک ٹھہرنے کو ترجیح دے۔ ابونضر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے اربعین سے مراد چالیس دن لیے ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس سال:

اجمالی تشریح: مذکورہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازی کے سامنے حالت نماز میں جب کوئی شخص گزرتا ہے تو وہ نمازی کی مناجات و سرگوشی اور اس کے خشوع و خضوع کو ختم کر دیتا ہے۔ اور اس کی عبادت کو خراب کر دینے کا موجب بنتا ہے۔ چونکہ اس نے اپنے گزرنے کی وجہ سے نمازی کی نماز کو خراب کیا ہے۔ وہ بہت بڑے گناہ کا مرتکب ٹھہرا ہے۔ نیز شارع علیہ السلام نے متنبہ کیا ہے کہ اگر گزرنے والے کو یہ پتہ چل جائے کہ اس نے گزرنے کی وجہ سے کتنے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو یقیناً وہ آگے گزرنے پر عرصہ دراز تک وہیں اپنی جگہ پر ٹھہرا رہنے کو ترجیح دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و انتباہ کے ذریعہ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب کرنے سے مکمل احتیاط و اجتناب کا سبق حاصل ہوتا ہے واللہ یوفق للجمیع۔ آمین

مفصل تشریح و تفصیل حدیث میں لفظ بین یدی المصلی میں لفظ یَدَیْنِ استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ زیادہ تر عمل ہاتھوں سے ہی کیا جاتا ہے اور بین لفظ مار کی ظرف واقع ہے۔ نمازی کے سامنے سے گزرنے کی مسافت و مقدار کے بارے میں بہت سے اقوال ہیں۔ مثلاً: بعض نے کہا کہ نمازی کے قدموں سے لے کر حالت سجدہ میں پیشانی رکھنے کی جگہ تک مراد ہے بعض حنفیہ نے کہا کہ موضع السجود سے مراد نمازی اور اس کی منتہاءِ نگاہ تک مراد ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے اتنی مقدار مقصود ہے کہ اگر نمازی خشوع سے نماز ادا کر رہا ہو تو اس کی نظر گزرنے والے پر واقع ہو جائے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد ایک صف کی مقدار ہے۔ اور بعض کے نزدیک

اس وقت ہے جب نمازی جنگل اور کھلے میدان میں یا کسی بڑی مسجد میں نماز ادا کر رہا ہو لیکن چھوٹی مسجد میں نمازی اور دیوارِ قبلہ کی درمیانی مسافت مراد ہوگی۔

حنابلہ اور شوافع کے نزدیک مقدارِ مسافت تین ہاتھ کے برابر مراد ہے لیکن راجح قول یہ ہے کہ مقدارِ مسافت اتنی ہو کہ نمازی آدمی جب خشوع و خضوع سے نماز ادا کر رہا ہو تو گزرنے والے پر اس کی نگاہ پڑ جائے خواہ وہ کسی مسجد میں نماز ادا کر رہا ہو یا کھلے میدان میں۔ مقدارِ مسافت میں اور بھی کئی اقوال ہیں مگر اختصار ذکر کرنے سے مانع ہے۔

علامہ سیوطیؒ نے کہا کہ مرور سے مراد یہ ہے کہ گزرنے والا عرض کے بل یعنی دائیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں جانب مکمل طور پر گزر جائے۔ اور اگر نمازی کے سامنے قبلہ کی طرف سیدھا چل پڑے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ وعید گزرنے والے کے ساتھ مختص ہے البتہ جو شخص نمازی کے سامنے قصداً کھڑا ہو جائے یا بیٹھ جائے یا سو جائے تو وہ اس وعید کا مصداق نہیں ہوگا، ہاں اگر وہ کھڑا ہو کر بیٹھ کر محو گفتگو ہو جائے اور نمازی کے لیے باعثِ تشویش ہو تو وہ بھی گزرنے والے کی مثل ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

نیز یہ حدیث عام ہے خواہ نمازی نفلی نماز پڑھ رہا ہو یا فرض ادا کر رہا ہو۔ اور خواہ وہ امام ہو یا تنہا نماز پڑھ رہا ہے یا کسی امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو۔ حدیث کے آخری الفاظ ابو النضر کے مقولہ کا مفہوم یہ ہے کہ ابو النضر نے کہا مجھے یہ یاد نہیں کہ میرے شیخ بُسر بن سعید نے لفظ اربعین کے بعد دن یا مہینہ یا سال کا لفظ ذکر کیا ہے یا نہیں۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابو النضر نے کہا بُسر بن سعید نے یہ حدیث ابی جہم سے نقل کی اور ابو جہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے لفظ اربعین کے بعد یوم یا شہر یا عام تینوں میں سے کوئی لفظ ذکر فرمایا ہے یا نہیں۔

امام نوویؒ نے کہا کہ الفاظ حدیث کا مقتضی یہ ہے کہ اس گناہ کو کبائر سے شمار کیا جائے۔ جیسے کہ حدیث کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا مطلقاً ناجائز ہے۔ خواہ گزرنے والے کو کوئی راستہ نہ ملے بلکہ وہیں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ نمازی اپنی نماز سے فارغ ہو جائے۔ مندرجہ حدیث متفق علیہ ہے لیکن الفاظ

حدیث صحیح بخاری کے ہیں اور یہ حدیث دیگر تمام کتب حدیث مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ میں موجود ہے
مندرجہ بالا حدیث سے درج ذیل امور اخذ کیے جا سکتے ہیں۔

۱۔ نمازی آدمی کے سامنے جب سترہ نہ ہو تو اس کے آگے سے گزرنا حرام ہے۔ اسی طرح جب سترہ ہو تو سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنا جائز نہیں ہے۔

۲۔ مندرجہ سخت ترین وعید اور نہی مؤکد کی وجہ سے نمازی کے آگے سے گزرنے سے اجتناب کرنا واجب اور ضروری ہے۔

۳۔ نمازی آدمی کے لیے مناسب اور بہتر یہ ہے کہ وہ لوگوں کے رستوں اور گزرگاہوں یا ایسے مقامات میں نماز ادا کرنے سے پرہیز کرے جن مقامات سے وہ گزرنے کے لیے مجبور ہیں تاکہ یہ آدمی اپنی نماز میں نقص اور کوتاہی کرنے کا خود موجب نہ بنے اور نہ گزرنے والوں کے گناہ کا باعث بنے۔

۴۔ حدیث میں لفظ اربعین کی تمییز میں راوی کو شک ہے کہ اس سے مراد دن ہے یا مہینہ یا سال لیکن عدد مذکور سے تحدید اور حصر نہیں ہے۔ بلکہ اس سے نہی میں تاکید اور مبالغہ کرنا مقصود ہے جیسے کہ عرب لوگ اس قسم کے الفاظ دوران گفتگو معنی تکثیر کے لیے استعمال کر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان تستغفر لہم سبعین مرۃً فلن یغفر اللہ لہم کہ اے پیغمبر! اگر آپ منافقوں کے لیے ستر بار بھی بخشش کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ انھیں قطعًا معاف نہیں کرے گا۔ نیز صحیح ابن حبان اور سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے جس کے الفاظ یوں ہیں لکان ان یقف مائۃ عام خیر من الخطوۃ التی خطاھا۔ یعنی گزرنے والے کے لیے سو سال تک اپنی جگہ پر ٹھہر رہنا ایک قدم چلنے سے بہتر ہے۔

۵۔ اگر نمازی آدمی آگے سے گزرنے والے کو پیچھے ہٹائے اور دھکیل دے اور اس کی موت واقع ہو جائے تو دھکیلنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اور اس سے انتقام اور بدلہ لینے کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ نمازی کو گزرنے والے کو پیچھے ہٹانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ لہذا اجازت شدہ انسان کو ضامن

باقی صفحہ ۲۸ پر